مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ رحمہ اللہ کا تالیف کردہ

مُرَقّعِ اسلام

جدید اور اضافہ شدہ طبعہ

ایمان، اسلام، احسان

جس میں توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے وہ بنیادی اور
ضروری مسائل درج ہیں، جو اہل سنت والجماعت میں
مذہب حنفی کے مختلف مشارب میں متفق علیہ ہیں

ترتیب:- محمد سہیل، مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُرقّعِ اسلام

تالیف

مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ رحمہ اللہ

ترتیب: - محمد سہیل، مدینہ منورہ

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ
حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکتبہ اقبالیہ

نور حراء پبلیشرز

ای میل: noorbari786@gmail.com

فون: 0092-312-2502281

۵ ربیع الاول ۱۴۴۴

مُرقّعِ اسلام

تالیف

مفتیٔ اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ

جس کو حسبِ ارشاد حضرت صوفی محمد اقبال
صاحب مہاجر مدنی قدس اللہ سرہٗ مرتب کیا گیا

ترتیب

(مولانا) محمد سہیل، مدینہ منورہ

کتاب کا نام ________ مرقع اسلام
مصنف ________ مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ
مرتب ________ (مولانا) محمد سہیل
ناشر ________ خانقاہ مدنیہ، گلستان جوہر
طبع اوّل ________
طبع سوم ________ محرم الحرام ۱۴۴۳ھ
اگست ۲۰۲۱ء

ملنے کا پتہ
خانقاہ مدنیہ
سی (C) ۳۰۷، گلستانِ جوہر، بلاک ۱، کراچی

فہرست مضامین

فہرست

پیشِ لفظ ۱
حدیثِ جبریل مع ترجمہ ۳
باب اوّل: ارکانِ اسلام ۹
پانی کے اَحکام ۹
اَحکامِ اِستنجا ۱۱
نجاست کے اَحکام ۱۳
وضو کے اَحکام ۱۶
فرائضِ وضو ۱۶
سننِ وضو ۱۶
مستحباتِ وضو ۱۶
مکروہاتِ وضو ۱۷
نواقضِ وضو ۱۷

فہرست مضامین

اَحکامِ غسل وتیمّم ۱۸

وجوبِ غسل ۱۸

فرائضِ غسل ۱۸

سننِ غسل ۱۸

غسلِ جمعہ وعیدین ۱۸

تیمّم مع ترکیب ۱۹

اَذان اور اس کے اَحکام ۲۰

دعا بعدِ اَذان ۲۱

اِقامت کے اَحکام ۲۲

نماز میں پڑھے جانے والے اَذکار ۲۲

ثنا ۲۲

تعوذ ۲۳

تسمیہ ۲۳

قراءت ۲۳

تحیہ وتشہد ۲۴
درود شریف ۲۴
دعا ۲۴
دعا بعد سلامِ نماز ۲۵
دعائے قنوت ۲۵
اوقاتِ نماز ورکعات ۲۵
جمعہ کے اَحکام ۲۷
عیدین کے اَحکام ۲۸
تکبیرِ تشریق ۳۰
فرائض وواجباتِ نماز ۳۰
نماز کے فرض ۳۰
واجباتِ نماز ۳۱
سجدۂ سہو ۳۲
نماز کی سنتیں ۳۳

فہرست مضامین

مفسداتِ نماز ۳۴
مکروہاتِ نماز ۳۵
نمازِ جنازہ وکفن دفن کے اَحکام ۳۶
نمازِ جنازہ کی دعا ۳۸
اَحکامِ سفر ۳۹
روزے کے اَحکام ۴۰
صدقۂ فطر ۴۲
زکوٰۃ کے مسائل ۴۳
چاندی کا نصاب ۴۳
سونے کا نصاب ۴۳
اَحکامِ حج ۴۴
فرائضِ حج ۴۴
اَحکامِ قربانی ۴۵
گناہِ کبیرہ ۴۶

باب دوم: ایمان کا بیان ۴۸
ایمانِ مجمل........ ۴۸
ایمانِ مفصل........ ۴۸
عقائد متعلقہ ذات وصفاتِ باری تعالیٰ ۴۹
عقائد متعلقہ رسالت ونبوت ۵۰
عقائد متعلقہ ملائکہ ۵۲
عقائد متعلقہ کتبِ آسمانی ۵۳
عقائد متعلقہ قبر ۵۴
عقائد متعلقہ قیامت وحشر ۵۵
معاشرت ومعیشت سے متعلق ضروری تنبیہ ۵۶
باب سوم: احسان کا بیان ۵۸

فهرست مضامین

پیشِ لفظ

زیرِ نظر کتاب مفتیٔ اعظم ہندوستان حضرتِ اَقدس مفتی کفایت اللہ دہلوی قدّس اللہ سرّہٗ کے تیار کردہ مختصر، جامع اور انتہائی مفید جداریے (چارٹ) کی ترتیبِ نو ہے۔ ایک وقت تھا کہ عوام کے لیے ترتیب دیا گیا یہ جداریہ ہمارے خطے کی مساجد میں آویزاں ہوتا تھا اور لوگوں کے لیے دین کا بنیادی وضروری علم حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا تھا۔

اس جداریے کو مشہور حدیثِ جبریل کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے، جس میں ایمان اور اسلام یعنی عقائد وعبادات کے اہم مسائل اختصار کے ساتھ جامع انداز میں پیش کیے گئے ہیں۔ اس میں پانی، نجاستوں، اِستنجا، وضو، غسل اور تیمّم کے اَحکام درج ہیں۔ پھر اذان، نماز، اس کے ضروری اَذکار، کفن دفن، سفر، روزوں، صدقۂ فطر، زکوٰۃ، حج اور قربانی وغیرہ کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ ان کے ساتھ کبیرہ گناہوں کی ایک فہرست ہے، جب کہ ایمانیات بھی اس جداریے کا حصہ ہیں، جن میں ذات

فہرست مضامین

وصفاتِ باری تعالیٰ، رسالت ونبوت، ملائکہ، کتبِ آسمانی، قبر اور قیامت وحشر سے متعلق عقائد شامل ہیں۔

اس جامعیت کے ساتھ یہ مرقع حدیثِ جبریل میں بیان کردہ دین کے تیسرے اور اہم ترین شعبے احسان یعنی تصوف وسلوک کے بیان سے مزین نہیں ہے۔ بندے نے چند برس قبل اسے کتابی شکل میں مرتب کرنے کی سعی کی اور اس میں احسان سے متعلق قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ کا ایک اقتباس بھی نقل کر دیا تھا۔ اب اس کتابچے کو نئے حواشی اور تصوف سے متعلق اقتباسات کے اضافے اور ترتیبِ نو کے ساتھ قارئین کی نذر کیا جا رہا ہے، جو ان شاء اللہ مفید تر ثابت ہوگا۔

اللہ جَلَّ شانُہٗ سے دعا ہے کہ اپنے بڑوں کے وقیع علمی اثاثے کی یہ خدمت اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور خلق کے لیے نافع بنائیں۔

دعا کا خواستگار: محمد سہیل

۲۳ ذوالحجہ ۱۴۴۲ھ

۱۳ اگست ۲۰۲۱ء

فہرست مضامین

حدیثِ جبریل (مکمل دین)

اسلام... ایمان... احسان

حدیثِ مبارک: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ. قَالَ: "الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا". قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ

فهرست مضامین

وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَان. قَالَ: ”أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ“. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ: ”أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ“. قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ. قَالَ: ”مَا الْمَسْؤُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ“. قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ أَمَارَاتِهَا. قَالَ: ”أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ“. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِيْ: ”يَا عُمَرُ، أَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ؟“ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ”فَإِنَّهُ جِبْرَئِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ“. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے (اسی حدیث کی ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مجلسِ مبارک میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک مجمع تھا اور حضرت ان سے خطاب فرما رہے تھے) کہ اچانک ایک

شخص سامنے سے نمودار ہوا، جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت ہی سیاہ تھے، اور اس شخص پر سفر کا کوئی اثر بھی معلوم نہیں ہوتا تھا (جس سے خیال ہوتا تھا کہ یہ کوئی بیرونی شخص نہیں ہے)، اور اسی کے ساتھ یہ بات بھی تھی کہ ہم میں سے کوئی اس نووارد کو پہچانتا نہ تھا (جس سے خیال ہوتا تھا کہ یہ کوئی بیرونی آدمی ہے۔ تو یہ شخص حاضرین کے حلقے سے گزرتا ہوا آیا) یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر دوزانو اس طرح بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے آں حضرت ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیے اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ دیے اور کہا: اے محمدؐ! مجھے بتلائیے کہ "اسلام" کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "اسلام یہ ہے (یعنی اس کے ارکان یہ ہیں کہ دل و زبان سے) تم یہ شہادت ادا کرو کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رمضان کے روزے رکھو، اور حج بیت اللہ کی تم استطاعت رکھتے ہو تو حج کرو"۔ اس نووارد سائل نے آپؐ کا یہ جواب سن کر کہا: آپؐ نے سچ کہا۔ راویٔ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کو اس پر تعجب ہوا کہ یہ شخص

فهرست مضامین

پوچھتا بھی ہے اور پھر خود تصدیق وتصویب بھی کرتا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا کہ اب مجھے بتلایئے کہ ''ایمان'' کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یومِ آخر یعنی روزِ قیامت کو حق جانو اور حق مانو، اور ہر خیر وشر کی تقدیر کو بھی حق جانو اور حق مانو''۔ (یہ سن کر بھی) اس نے کہا: آپؐ نے سچ کہا۔ اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتلایئے کہ ''احسان'' کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت وبندگی تم اس طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، کیوں کہ اگر چہ تم اس کو نہیں دیکھتے ہو، پر وہ تم کو دیکھتا ہے''۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے قیامت کی بات بتلایئے (کہ وہ کب واقع ہوگی؟) آپؐ نے فرمایا کہ ''جس سے یہ سوال کیا جارہا ہے، وہ اس کو سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا''۔ پھر اس نے عرض کیا: تو مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتلایئے۔ آپؐ نے فرمایا: (اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ) ''لونڈی اپنی مالکہ اور آقا کو جنے گی، اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن

فہرست مضامین

کے پاؤں میں جوتا اور تن پر کپڑا نہیں ہے، اور جو تہی دست اور بکریاں چرانے والے ہیں، وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور اس میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں کر کے یہ نو وارد شخص چلا گیا۔ پھر مجھے کچھ عرصہ گزر گیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اے عمر! کیا تمہیں پتا ہے کہ وہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''وہ جبرئیل تھے۔ تمہاری اس مجلس میں اس لیے آئے تھے کہ تم لوگوں کو تمہارا دین سکھا دیں''۔ (یہ حدیث ''صحیح مسلم'' کی ہے، اور ''صحیح بخاری'' و ''صحیح مسلم'' میں یہی واقعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی مروی ہے۔

نوٹ: حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کا اس حدیث میں منقول مکالمہ حجۃ الوداع کے بعد ہوا، جس کے بعد دین کے احکام میں کوئی تبدیلی یا اضافہ وغیرہ نہیں ہوا، اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ ''یہ جبرئیلِ امین (انسانی شکل میں) تھے، جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے

فہرست مضامین

تھے، لہٰذا یہی مکمل دین[1] ہے''۔ (جو اختصار کے ساتھ اس رسالے میں درج ہے، جس کا علم فرضِ عین ہے۔)

[1] فائدہ: اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے آپ کو اللہ جَلَّ شَانُہٗ کے بھیجے ہوئے اور اس کے پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لائے ہوئے دین کا فرماں بردار بنالے۔ اس میں دین کے تمام احکام (عقائد، عبادات، معاشرت، معیشت، اخلاقِ ظاہرہ، اخلاقِ باطنہ) آجاتے ہیں، مگر کچھ امور ایسے ہیں، جن کی حیثیت حقیقتِ اسلام کے ''پیکرِ محسوس'' کی ہے، اور اس حقیقتِ اسلام کا نشوونما اور تازگی ان ہی سے ہوتی ہے، اور وہ مسلمان اور غیر مسلمان میں تمیز کرنے والی ہیں، وہ پانچ ارکان ہیں اور مقصود بالذات ہیں۔ اس لیے ان کو خصوصیت سے بیان فرمایا گیا ہے۔ (ماخوذ از معارف الحدیث)

اور ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ وہ تمام باتیں جو اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہ کی طرف سے لائے ان کی تصدیق کی جائے اور ان کو حق مان کر قبول کیا جائے، لیکن ان چیزوں کی تفصیل معلوم ہونا ضروری نہیں، مگر کچھ خاص اہم اور بنیادی چیزیں ایسی بھی ہیں کہ ایمان کے لیے ان کی تصدیق تعین کے ساتھ ضروری ہے۔ چناں چہ مذکورہ بالا حدیث میں جن ایمانیات کا ذکر ہے، یہ وہی اہم اور بنیادی امور ہیں، جن پر تعین کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے، اس لیے ان کا ذکر صراحتاً فرمایا۔

اسی طرح احسان کا تعلق صرف نماز سے نہیں، بلکہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی ہر عبادت وبندگی اور اس کے ہر حکم کی اطاعت وفرماں برداری اس طرح کی جائے گویا وہ ہمارے سامنے ہے۔ ورنہ کم سے کم درجہ نصیب ہو کہ وہ ہماری ہر حرکت وسکون کو دیکھ رہا ہے، چوں کہ اس طرح حدیث میں پورے دین کا خلاصہ آجاتا ہے، اس لیے اس کو علما نے اُم السنہ فرمایا، جیسے سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہا گیا ہے۔

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
قَالَ اللّٰهُ تَبارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾

باب اوّل

ارکانِ اسلام

توحید۔نماز۔روزہ۔زکوٰۃ۔حج

کلمہ توحید: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پانی کے اَحکام

تھوڑا پانی نجاست پڑ جانے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔تھوڑے پانی سے تمام وہ پانی مراد ہیں، جو جاری نہ ہوں اور دَہ (۱۰) دردَہ (۱۰) سے کم ہوں۔کنویں میں اگر نجاست گر جائے،تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے، نجاست تھوڑی ہو یا بہت۔اسی طرح اگر اس میں ایسا جانور گر کر مر جائے جس میں بہتا ہوا خون ہے،تو کنواں ناپاک ہو جائے گا۔

اگر کنویں میں ایک قطرہ شراب یا خون یا پیشاب یا پاخانہ گر جائے، یا

فہرست مضامین

ناپاک کپڑا اگر جائے، یا ناپاک آدمی غوطہ لگائے، یا آدمی یا سور گر کر مر جائے، یا سور زندہ بھی نکل آئے، یا گھوڑا، اونٹ، بھینس، گدھا یا دو (۲) بلیاں یا کتا گر کر مر گئے ہوں، تو ان سب صورتوں میں تمام پانی نکالا جائے۔

اگر چوہا، چڑیا یا اتنا ہی بڑا اور کوئی جانور کنویں میں گر کر مر جائے، تو بیس (۲۰) ڈول نکالے جائیں گے۔ اور کبوتر، مرغی، بلی یا اتنا ہی بڑا اور کوئی جانور گر کر مر جائے، تو چالیس (۴۰) ڈول نکالے جائیں گے۔ ہر کنویں پر جو ڈول رہتا ہے، اس کا اعتبار ہے۔

جب تمام پانی کنویں سے نکالنا واجب ہوا ہو اور کنواں ایسا ہو کہ اس کا پانی ٹوٹ ہی نہ سکتا ہو [یعنی رکتا نہ ہو]، تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ رسی میں ایک پتھر باندھ کر کنویں میں ڈال کر پانی کا اندازہ کر لیا جائے۔ مثلاً: دس (۱۰) ہاتھ پانی گہرا ہو تو گھنٹہ بھر ایک خاص صورت سے پانی نکالو اور پھر دیکھو کہ کس قدر کم ہوا، مثلاً ہاتھ بھر کم ہوا تو پھر اسی طریقے سے دس (۱۰) گھنٹے تک پانی نکالا جائے۔ اگر کوئی جانور پھول کر پھٹ جائے، تو بھی سارا پانی نکالا جائے، خواہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا۔

پانی کے اندر پیدا ہونے والے اور رہنے والے جانوروں کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ جیسے مچھلی یا کچھوا اور مینڈک دریائی وغیرہ۔ جو حوض یا گڑھا نمبری گز سے پچاس (۵۰) گز لمبا اور اسی قدر چوڑا ہو، وہ دَہ (۱۰) در دَہ (۱۰) کا حکم رکھتا[۱] ہے، اور اسی قدر مربع مساحت رکھنے والا پانی بھی اسی حکم میں داخل ہے۔ ان سب احکام پر نہایت احتیاط سے عمل کرنا چاہیے۔

اَحکام اِستنجا

پاخانے [بیت الخلا] جانے سے پہلے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

پہلے بایاں پاؤں پاخانے میں رکھے۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرکے نہ بیٹھے، اور فارغ ہوکر تین (۳) یا پانچ (۵) یا سات (۷) ڈھیلوں سے

---

[۱] یعنی پانچ (۵) گز لمبا اور ساڑھے پانچ (۵) گز چوڑا ایسا پانی ''کثیر'' کہلائے گا، جس کا حکم یہ ہے کہ جب اس میں نجاست گر جائے، تو جب تک پانی کے تین (۳) اوصاف (رنگ، بو، مزے) میں سے کوئی صنف نہ بدلے، پانی پاک کے حکم میں ہوگا۔

استنجا کرے۔ پھر پانی سے استنجا کرے اور اچھی طرح صاف کرے۔ جب طہارت سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے:

غُفْرَانَكَ اللّٰهُمَّ

پاخانہ پیشاب کے وقت اپنی شرم گاہ کو نہ دیکھے، اور جس انگوٹھی پر خدا اور رسول (ﷺ) کا نام یا کوئی آیت کھدی ہوئی ہو، اسے پاخانے میں نہ لے جائے۔ پیشاب کے بعد ڈھیلے سے استنجا کرے، یہاں تک کہ قطرہ آنا بند ہو جائے۔[۱] پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا اور کوئی کلام کرنا جائز نہیں ہے۔ پاخانے کے بعد ڈھیلوں سے استنجا (کریں)......اس کے بعد پانی سے استنجا کریں، یہاں تک کہ

---

[۱] بعض لوگوں کو استنجا یا وضو کے بعد قطرے محسوس ہوتے ہیں۔ بسا اوقات یہ وہم ہوتا ہے اور بعض حضرات کو حقیقت میں قطرے آتے ہیں۔ اس کی جانچ کا آسان طریقہ یہ ہے کہ استنجے سے فراغت کے بعد مقامِ استنجا کو خشک کر لیں۔ پھر ڈھیلے یا رنگین ٹشو پیپر سے چیک کریں۔ اگر قطرہ ہو تو دوبارہ وضو کریں اور پھر اسی طرح چیک کریں۔ اگر قطرہ نہیں تو یہ وہم تھا، جس کا کوئی حرج اور اعتبار نہیں، بس استنجے کی جگہ چھینٹا دے دیں۔

فہرست مضامین

نجاست کا اثر زائل ہو جائے۔ ہڈی اور گوبر اور لید وغیرہ سے یا اور کسی ناپاک چیز سے استنجا کرنا جائز نہیں۔

ستر کھلا ہونے کی صورت میں کلام کرنا، چھینک آنے پر "الحمدللہ" کہنا یا کسی کو جواب دینا، (ستر کھلا ہونے کی حالت میں) دیر تک فضول بیٹھے رہنا ناجائز ہے۔ سوراخ میں پیشاب کرنا، نیچے کی طرف بیٹھ کر اونچے پر پیشاب کرنا، کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ سوراخ میں پیشاب کرنا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ غسل خانے میں پیشاب کرنا بھی مکروہ ہے۔ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا، پیشاب پاخانے کے وقت کچھ کھانا یا پینا مکروہ ہے۔ نجاست سے بچنے کے لیے ہر بالغ مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو ہر طرح کی احتیاط اور پرہیز لازمی ہے۔

نجاست کے اَحکام

تمام جانوروں کا پاخانہ اور آدمی کا پاخانہ، پیشاب، منی، شراب، خون، مرغ، بطخ اور مور کی بیٹ نجاستِ غلیظہ ہے، اور حلال جانوروں کا پیشاب

فہرست مضامین

اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔ حلال چڑیوں کی بیٹ پاک ہے۔ نجاستِ غلیظہ دو قسم کی ہے۔ ایک گاڑھے جسم والی جیسے پاخانہ وغیرہ، دوسری پتلی رقیق جیسے پیشاب۔

اگر نجاستِ غلیظہ کپڑے یا بدن پر لگی تھی اور نماز پڑھ لی، اگر ایک درہم سے کم تھی تو نماز ہوگئی اور زیادہ تھی تو نماز نہیں ہوئی۔ درہم چونی کے برابر وزن کا ہوتا ہے۔ اور گاڑھے جسم والی نجاستوں میں وزن [1] کا اعتبار ہے اور پتلی نجاست (غلیظہ) تقریباً روپیہ کے برابر پھیلاؤ کا اعتبار ہے۔

نجاستِ خفیفہ چوتھائی سے کم ہو تو نماز ہو جائے گی۔ زیادہ ہو تو نماز نہیں ہوگی۔ چوتھائی سے مراد اس عضو یا کپڑے کے حصے کی چوتھائی ہے،

[1] خلاصہ یہ ہے کہ نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھے جسم والی ہے تو ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ وزن تک معاف ہے۔ اور اگر پتلی ہو تو ایک روپیہ کے پھیلاؤ (یعنی ہتھیلی کی ایک گہرائی جس میں پانی پڑ سکتا ہے) کے بقدر معاف ہے۔ اور معاف ہونے کا مطلب یہ کہ اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہو اور نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی، اور قصداً اتنی نجاست لگی رکھنا بھی جائز نہیں۔ (ماخوذ از تعلیم الاسلام)

فہرست مضامین

جس میں نجاست لگی ہے۔ مثلاً کلی، آستین، دامن وغیرہ۔ نجاست اگر کپڑے یا بدن پر لگ جائے، تو اسے تین بار دھو لینے سے پاک ہو جاتا ہے۔ کپڑے کو تین بار نچوڑنا بھی ضروری ہے اور جن چیزوں کا نچوڑنا مشکل ہے، جیسے بوریا دری وغیرہ، تو انہیں ایک بار خوب دھو کر چھوڑ دے۔ جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے، تو دوسری بار دھو کر چھوڑ دے۔ جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو تیسری بار دھوڈالے، پاک ہو جائے گا۔

زمین پر پیشاب یا ایسی پتلی نجاست گر جائے، تو خشک ہونے اور نشان جاتے رہنے کے بعد زمین پاک ہو جاتی ہے۔ لوہے کی چیز مثلاً چاقو، آئینہ، تلوار میں اگر نجاست لگ جائے، تو اچھی طرح رگڑ ڈالنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ نجاستِ غلیظہ پانی میں گر جائے، تو وہ بھی اسی نجاست کی طرح ناپاک ہو جاتا ہے۔ سوئی کے سر کے برابر پیشاب کی چھینٹیں کپڑے پر پڑ جائیں، تو کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ گوشت میں بعد ذبح کے جو خون رہ جاتا ہے، وہ پاک ہے۔ ذبح کے وقت جو خون نکلتا ہے، وہ ناپاک ہے۔ گوشت کو لگ جائے تو دھونا واجب ہے۔

فہرست مضامین

وضو کے اَحکام

فرائضِ وضو

وضو میں چار فرض ہیں: ۱۔ منہ دھونا (پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لَو تک)، ۲۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا، ۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا، ۴۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا فرض ہیں۔

سُننِ وضو

۱۔ نیت کرنا، ۲۔ بسم اللہ پڑھنا، ۳۔ پہلے دونوں ہاتھ کلائی تک دھونا، ۴۔ کلی کرنا، ۵۔ مسواک کرنا، ٦۔ ناک میں پانی ڈالنا، ۷۔ ہر عضو کو تین بار دھونا، ۸۔ تمام سر اور کانوں کا مسح کرنا، ۹۔ ڈاڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا، ۱۰۔ موالاۃ یعنی پے در پے اَعضائے وضو کو دھونا، تا کہ ایک خشک نہ ہو کہ دوسرا دھو دیا جائے، ۱۱۔ ترتیب سے وضو کرنا۔

مستحباتِ وضو

۱۔ گردن کا مسح کرنا، ۲۔ قبلہ رُخ ہو کر بیٹھنا، ۳۔ کلمۂ شہادت پڑھنا، ۴۔ پانی زیادہ نہ بہانا، ۵۔ ہر عضو مل کر دھونا، ٦۔ داہنی طرف سے شروع

فہرست مضامین

کرنا، ۷۔ بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پینا، ۸۔ اپنے آپ وضو کرنا، ۹۔ کسی دوسرے سے مدد نہ لینا۔

مکروہاتِ وضو

وضو میں مندرجہ ذیل چیزیں مکروہ ہیں: ۱۔ناپاک جگہ وضو کرنا، ۲۔داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا، ۳۔ دنیا کی باتیں دورانِ وضو کرنا، ۴۔خلافِ سنت وضو کرنا، ۵۔ پانی زیادہ بہانا۔

نواقضِ وضو

وضو کو توڑنے والی مندرجہ ذیل چیزیں ہیں: ۱۔ پاخانہ، ۲۔ پیشاب، ۳۔ریح، ۴۔منی، ۵۔مذی، ۶۔کیڑے یا کنکری کا نکلنا، ۷۔خون، ۸۔ پیپ کا نکل کر بہ جانا، ۹۔ قے منہ بھر کر آنا، ۱۰۔آڑ لگا کر سو جانا، ۱۱۔مست اور بے ہوش ہو جانا، ۱۲۔رکوع سجدے والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا اور ۱۳۔ بدن میں سے کسی جگہ سے نجاست نکل کر بہ جانا۔

انتباہ: واضح رہے کہ نماز میں نماز کی ہیئت پر [یعنی قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ وغیرہ میں] سو جانے یا اونگھ جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

فہرست مضامین

اَحکامِ غسل وتیمّم

وجوبِ غسل

غسل ان چیزوں سے واجب ہوتا ہے: ۱۔سوتے یا جاگتے میں شہوت سے منی نکلنا، ۲۔مرد کا قُبل یا دُبُر میں دخول کرنا، ۳۔حیض کا ختم ہونا، ۴۔نفاس کا بند ہونا۔

فرائضِ غسل

غسل میں صرف تین فرض ہیں: ۱۔کلی کرنا، ۲۔ناک میں پانی ڈالنا اور ۳۔تمام بدن پر ایک بار پانی بہانا۔

سنن غسل

غسل میں حسبِ ذیل باتیں مسنون ہیں: ۱۔پہلے لگی ہوئی نجاست کو دھونا، ۲۔پھر وضو کرنا، ۳۔تمام بدن پر تین بار پانی بہانا، ۴۔بدن کو اچھی طرح ملنا، ۵۔نیت کرنا۔

غسلِ یومِ جمعہ وعیدین

جمعہ کے دن نماز سے پہلے غسل کرنا سنت ہے۔اسی طرح دونوں

عیدوں کو اور اِحرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا مسنون ہے۔ جو کافر مسلمان ہونا چاہے، اسے بھی پہلے غسل کرادینا چاہیے۔

تیمّم مع ترکیب

جس کو وضو یا غسل کرنے کی حاجت ہو اور پانی نہ ملے، یا بیماری بڑھنے یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو، یا رسی ڈول یعنی پانی نکالنے کا سامان نہ ہو، یا دشمن کا خوف ہو، یا سفر میں پانی ایک میل کے فاصلے پر ہو، تو ان سب حالتوں میں تیمّم کرنا جائز ہے۔ (خلاصہ یہ کہ کسی وجہ سے بھی پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو)

تیمّم میں نیت فرض ہے۔ یعنی یہ ارادہ کرے کہ میں ''حدث'' رفع کرنے کے لیے تیمّم کرتا ہوں۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مارے۔ پھر ہاتھ جھاڑ کر منہ پر ملے۔ ہاتھ تمام اس جگہ پر پہنچانا چاہیے، جو وضو میں دھوئی جاتی ہے۔ پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو کہنیوں تک ملے۔ انگلیوں کا خلال بھی کرے۔ پتھر پر تیمّم جائز ہے خواہ اس پر غبار نہ ہو۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے، ان سے تیمّم بھی ٹوٹتا ہے۔ پانی کا ملنا یا پانی کے استعمال پر قادر ہونا بھی تیمّم کو توڑتا ہے۔

فہرست مضامین

اَذان اوراس کے اَحکام

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ . اَشْھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ . اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ . اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ . اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ . حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ . حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ . حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ . حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ . (فجر کی اذان میں اس کلمے کا اضافہ کرے: اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ) اَللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ . لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اذان وقت پر دینی چاہیے۔ اگر وقت سے پہلے دی گئی ہو، تو وقت پر دوبارہ دینی چاہیے۔ اذان کے کلمات صحیح طور پر ادا کیے جائیں۔ اذان دینے والا مرد ہو، عاقل بالغ ہو۔ وضو کے ساتھ اذان کہنا بہتر ہے۔ دونوں کانوں میں شہادت کی انگلیاں رکھ کر اذان کہے۔ ٹھیر ٹھیر کر اذان کہنی چاہیے۔ مؤذن کسی ایسی جگہ کھڑا ہو کہ آواز دور تک جائے۔ اذان سننے والا بھی وہی کلمات کہتا جائے، مگر: حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ اور حَیَّ عَلَی

الْفَلَاحِ سن کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہے۔(اور جب مؤذن فجر کی اذان میں اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے، تو سننے والا جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ کہے)۔اذان کے بعد مؤذن اور اذان سننے والے دعائے اذان پڑھیں۔

دعا بعد اذان

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

اذان دینے کے بعد نمازیوں کا مناسب انتظار سوائے نمازِ مغرب کے ضرور کیا جائے۔اذان شعائر اسلام میں سے ہے، جس سے اسلامی شان وشوکت اور عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔مؤذن خوش الحان ہونا چاہیے۔اذان سے شیطان بھاگتا ہے۔جو بچہ پیدا ہو، اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا مسنون ہے۔اگر نماز کی حالت میں اذان

فہرست مضامین

سنے، یا پیشاب پاخانہ کرر ہا ہو، یا خطبہ ہو رہا ہو اور کہیں سے اذان کی آواز آجائے، تو ان حالتوں میں جواب نہ دینا چاہیے۔ ضرورت کی حالت میں بے وضو اذان کہہ دینا بھی جائز ہے۔

اِقامت کے اَحکام

اقامت ذرا جلدی جلدی کہی جائے۔ مکبّر کانوں میں انگلیاں نہ دے۔ ہاتھ کھلے چھوڑ دے۔ فرض نمازوں کے لیے اذان اور اقامت مسنون ہے، نوافل کے لیے نہیں۔ گھر میں اگر فرض نماز پڑھے، جب بھی اقامت کہنا مستحب ہے۔

اقامت کے کلمات بھی وہی ہیں، جو اذان کے ہیں۔ صرف حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ دو بار زیادہ ہیں۔

نماز میں پڑھے جانے والے اَذکار

ثنا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ

فهرست مضامین

وَلَا اِلٰـهَ غَيْرُكَ اور جنازے کی نماز میں وَتَعَالٰی جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ زیادہ کرنا۔

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قراءت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ O اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ O اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ O اِهْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ O صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ O غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ O اٰمِيْنَ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ O اَللّٰهُ الصَّمَدُ O لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ O وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

فہرست مضامین

تحیہ وتشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْهَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

فہرست مضامین

دعا بعد سلامِ نماز

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تبارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ (۳۳) بار اَلْحَمْدُلِلّٰہِ (۳۳) بار اَللّٰہُ اَكْبَرْ (۳۴) بار

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

اوقاتِ نماز ورکعات

''فجر'' کا وقت صبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب تک ہے اور ''ظہر'' کا وقت آفتاب ڈھل جانے کے بعد سے شروع ہوکر ہر چیز کے سائے کے

دو چند ہونے تک رہتا ہے۔ دو چند سائے سے مراد اصلی سائے کے علاوہ ہے۔ سایہ اصلی وہ ہے، جو عین زوال کے وقت ہوتا ہے۔ ظہر کے وقت کے بعد سے ''عصر'' کا وقت شروع ہوکر غروبِ آفتاب تک رہتا ہے، لیکن آفتاب زرد ہونے کے بعد مکروہ وقت ہے۔ ''مغرب'' کا وقت غروبِ آفتاب کے بعد شفق کے غروب ہونے تک رہتا ہے اور ''عشا'' کا وقت غروبِ شفق سے صبح تک ہے، لیکن نصف رات کے بعد وقت مکروہ ہے۔ وتر کا وقت عشا کی نماز کے بعد سے صبح تک ہے۔ عیدین کا وقت آفتاب کے بہ قدر ایک بانس بلند ہوجانے کے (یعنی طلوعِ آفتاب کے ۱۵، ۲۰ منٹ کے بعد) سے زوال تک ہے۔

فجر کی نماز کی دو (۲) رکعتیں اور فرض سے پہلے دو (۲) رکعت سنتیں ہیں۔ ظہر کے چار (۴) فرض اور چار (۴) رکعت سنت فرضوں سے پہلے اور دو (۲) رکعت سنت فرضوں کے بعد ہیں، اور عصر کے وقت چار (۴) فرض ہیں۔ مغرب کی تین (۳) رکعت فرض اور پھر دو (۲) رکعت سنت۔ عشا کے چار (۴) فرض اور پھر دو (۲) رکعت سنت، پھر تین (۳) رکعت وتر کی

واجب ہیں۔ وتر کی تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد چھ (٦) رکعتیں مستحب ہیں۔ ان کو صلوٰۃ الاوّابین کہتے ہیں۔ ان کا بہت بڑا ثواب ہے۔

اگر فرض کی جماعت کھڑی ہو جائے اور کسی شخص نے سنتوں کی نیت باندھ لی ہو، تو سنتیں پوری کر کے جماعت میں شریک ہو، اور اگر سنتوں کی نیت ابھی باندھی نہیں، تو ظہر کی سنتیں پڑھنے سے پہلے فرض پڑھے اور بعد فرض کے سنتیں پڑھ لے، اور فجر کی سنتیں جب تک ایک رکعت فرض ملنے کی اُمید ہو کسی آڑ کی جگہ میں پڑھ کر جماعت میں شریک ہو۔ بہ صورت دیگر فرضوں میں شریک ہو جائے اور سنتیں بعد طلوعِ آفتاب پڑھے۔

جمعہ کے اَحکام

جمعہ کی نماز فرض ہے، مگر اس کے لیے اتنی شرطیں ہیں: ۱۔ شہر یا قصبے کا ہونا، ۲۔ تندرست ہونا، ۳۔ آزاد ہونا، ۴۔ مرد ہونا، ۵۔ عاقل بالغ ہونا، ٦۔ اندھا لنگڑا نہ ہونا، ۷۔ ظہر کا وقت ہونا، ۸۔ خطبہ، ۹۔ جماعت

فہرست مضامین

یعنی امام کے سوا تین آدمی کم از کم اور ہوں، اور جن پر نماز فرض نہیں اگر وہ پڑھ لیں، تو جائز ہے۔

نمازِ جمعہ سے پہلے غسل کرنا سنت ہے۔ اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا مستحب ہے۔ پہلی اذان سے خرید وفروخت اور سب کاروبار چھوڑ کر حاضر ہونا واجب ہے، اور جب دوسری اذان ہو اور امام خطبے کے لیے چلے، تو سب لوگ خاموش ہو کر خطبہ سنیں۔ خطبے کے وقت نماز پڑھنا، باتیں کرنا جائز نہیں۔ امام کھڑے ہو کر دو خطبے پڑھے۔ دونوں کے درمیان بہ مقدارِ تین آیت کے بیٹھے۔ خطبے کے بعد تکبیر کہہ کر دو رکعت نماز فرض جمعہ کی پڑھی جائے۔ جمعہ کے دو (۲) فرض اور چار (۴) سنتیں بعد فرض کے [اور چار (۴) سنتیں پہلے۔]

عیدین کے اَحکام

عیدین کی نماز واجب ہے۔ جو شرطیں جمعہ کی ہیں، وہ سب عیدین کے لیے بھی شرط ہیں۔ ہاں خطبہ عیدین کا فرض نہیں، بلکہ نماز کے بعد سنت ہے۔ اذان اور تکبیر عیدین میں نہیں۔ عید کا وقت پہلے بیان ہو چکا ہے۔

عید کے روز غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے، خوشبو لگائے اور جانے سے پہلے صدقہ فطر دے۔ پھر کوئی میٹھی چیز کھائے۔ پھر سویرے سے عید گاہ جائے۔ راستے میں آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جائے۔ عید کی نماز سے پہلے نوافل نہ پڑھے اور نماز کے بعد بھی عید گاہ میں نفل نہ پڑھے۔

عید کی نماز کی نیت یوں کرے۔ نیت کی میں نے دو (۲) رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی مع چھ (۶) تکبیروں کے پیچھے امام کے۔ پھر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" الخ [آخر تک مکمل] پڑھے۔ پھر امام تین (۳) تکبیریں کہے۔ تکبیروں کے درمیان ہاتھ چھوڑے رکھے۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے۔ مقتدی بھی اسی طرح کریں۔ پھر امام "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ" الخ، "بِسْمِ اللّٰهِ" الخ پڑھ کر قراءت شروع کرے۔ دوسری رکعت میں امام پہلے قراءت پڑھے، پھر تین (۳) تکبیریں کہے۔ درمیان میں ہاتھ نہ باندھے۔ پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کرے۔ ان زوائد تکبیروں میں سب کانوں تک ہاتھ اٹھائیں۔

عید الاضحیٰ کی نماز بھی اسی طرح ہے۔ عید الاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے

فہرست مضامین

کچھ نہ کھائیں۔نماز کے بعد قربانی کر کے اس کا گوشت کھائیں اور راستے میں تکبیر آواز سے کہتا ہوا جائے۔عید الاضحیٰ کی نماز عید الفطر کی نماز سے ذرا جلدی پڑھے اور نویں ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد با آواز بلند تکبیر کہنا واجب ہے، بشرطے کہ جماعت سے نماز پڑھی ہو۔ یہ تکبیر مسافر اور عورت پر واجب نہیں، لیکن امامِ مقیم کے پیچھے نماز پڑھیں، تو یہی تکبیر کہیں۔

تکبیرِ تشریق

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

عید الفطر و عید الاضحیٰ کی دو دو رکعات واجب ہیں۔

فرائض و واجباتِ نماز

نماز کے فرض

نماز کے فرض یہ ہیں: ۱۔ بدن پاک ہونا، ۲۔ کپڑوں کا پاک و صاف

ہونا، ۳۔سترِ عورة (مردوں کو ناف سے گھٹنوں تک اور عورت کو سوائے چہرے اور ہتھیلیوں اور قدموں کے تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے)، ۴۔جگہ پاک ہونا، ۵۔نماز کا وقت ہونا، ۶۔قبلہ کی طرف منہ کرنا، ۷۔نیت، ۸۔تکبیرِ تحریمہ، ۹۔قیام، ۱۰۔قراءت یعنی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتوں کے برابر قرآن پڑھنا، (قرآن صحیح پڑھنا واجب ہے، کیوں کہ بعض غلطیوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،) ۱۱۔رکوع، ۱۲۔سجدہ، ۱۳۔قعدۂ اخیرہ، ۱۴۔اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا۔ان میں سے کوئی چیز چھوڑ دینے سے نماز نہیں ہوتی۔

واجباتِ نماز

نماز کے واجبات یہ ہیں: ۱۔الحمد پڑھنا، ۲۔کوئی سورت ملانا، ۳۔فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا، ۴۔رکوع سے سیدھا کھڑا ہو جانا، ۵۔دونوں سجدوں کے درمیان میں ایک تسبیح کے بہ قدر ٹھیرنا، ۶۔ترتیب کا لحاظ رکھنا، ۷۔پہلا قعدۂ تشہد، ۸۔لفظ ''سلام'' سے نماز ختم

فہرست مضامین

کرنا، ۹۔ظہر وعصر میں قراءت آہستہ[۱] پڑھنا، ۱۰۔مغرب، عشا اور فجر میں قراءت با آواز بلند پڑھنا، ۱۱۔جمعہ، عیدین اور تراویح میں قراءت بلند آواز سے پڑھنا، ۱۲۔وتر میں قنوت پڑھنا، ۱۳۔عیدین میں چھ تکبیریں کہنا۔ ان واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے، تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے، اور اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دے، تو اگرچہ فرض تو ذمے سے ساقط ہو جاتا ہے، مگر نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔

سجدۂ سہو

کسی واجب کے سہواً چھوٹ جانے یا مکرر ہو جانے یا کسی فرض میں تاخیر (یا تقدیم) ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ سجدۂ سہو کی صورت یہ ہے کہ تشہد پڑھ کر دونوں طرف یا ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اور پھر تشہد و درود شریف پڑھ کر سلام پھیرے۔ جماعت

---

[۱] ظہر اور عصر کی سب رکعتوں میں آہستہ قراءت واجب ہے۔ امام پر بھی اور اکیلے نماز پڑھنے والے پر بھی، اور جمعہ، عیدین، فجر، مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعات میں صرف امام پر بلند آواز سے قراءت واجب ہے۔

کی نماز میں ایک سلام کے بعد سجدہ کرنا بہتر ہے۔ عیدین اور ہر بڑی جماعت میں سجدۂ سہو ساقط ہو جاتا ہے، کیوں کہ اژدہام کثیر کی وجہ سے نماز میں گڑبڑ ہونے کا اندیشہ ہے، اور کسی واجب کو قصداً چھوڑ دینے سے نماز کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔

نماز کی سنتیں

۱۔ تکبیرِ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا، ۲۔ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا، ۳۔ عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنا، اور ۴۔ ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ'' الخ [آخر تک مکمل] پڑھنا، ۵۔ رکوع اور سجدہ کرتے وقت ''اَللّٰهُ اَكْبَرْ'' کہنا، ۶۔ رکوع میں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' کم از کم تین بار کہنا، ۷۔ رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا، ۸۔ پاؤں پر نگاہ رکھنا، ۹۔ سجدے میں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى'' کم از کم تین بار کہنا، ۱۰۔ ناک کی طرف نگاہ رکھنا، ۱۱۔ سات اعضا پر سجدہ کرنا، ۱۲۔ جلسے اور قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھنا۔ ۱۳۔ عورتوں کو دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کر سرین پر بیٹھنا چاہیے، اور ۱۴۔ ''التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ'' الخ [آخر

فہرست مضامین

تک مکمل] پڑھنا، ۱۵۔درود پڑھنا، ۱۶۔دعا پڑھنا، اور ۱۷۔سلام کے وقت دونوں طرف منہ پھیرنا، ۱۸۔سلام میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرنا۔ان سنتوں کے چھوڑ دینے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا اور نہ نماز فاسد ہوتی ہے، مگر قصداً چھوڑنا برا ہے۔

مفسداتِ نماز

نماز کو فاسد کر دینے والی چیزیں حسبِ ذیل ہیں:

۱۔نماز میں قصداً یا سہواً کلام کرنے، یا سلام کرنے، یا سلام کا جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور ۲۔چھینک یا اذان کا جواب دینا، ۳۔اپنے امام کے سوا (کسی) اور کو لقمہ دینا یعنی قراءت میں بتانا، ۴۔خوشی کی بات سن کر ''الحمدللہ'' کہنا، ۵۔غم کی بات پر ''انا للہ'' الخ کہنا، آہ یا اُف کرنا، ۶۔قرآن مجید دیکھ دیکھ کر پڑھنا، ۷۔کچھ کھانا یا پینا، ۸۔دونوں ہاتھوں سے کچھ کام کرنا، ۹۔قبلہ کی طرف سے سینہ پھیر لینا، ۱۰۔کوئی فرض بغیر عذر کے چھوڑ دینا، ۱۱۔سجدے میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھانا، (جب کہ پورے سجدے کے دوران یا تین تسبیح کی مقدار اٹھے رہیں،)

فہرست مضامین

۱۲۔امام سے آگے بڑھ جانا، ۱۳۔آواز سے ہنسنا، ۱۴۔وضوٹوٹ جانا، ۱۵۔آواز سے درد وتکلیف کی وجہ سے رونا، ۱۶۔قرآن شریف ایسا غلط پڑھنا جس سے معنی بدل جائیں۔ ۱۷۔ایسی دعا مانگنا جوآدمی سے مانگی جاتی ہے، جیسے: کھانا، کپڑا، بیوی مانگنا، مثلاً: یوں کہے: ''یا اللہ مجھے کھانا دے'' یا ''کپڑادے'' یا ''بیوی دے''۔ ۱۸۔کسی عجیب خبر پر ''سبحان اللہ'' کہنا، ۱۹۔ناپاک جگہ پرسجدہ کرنا، ان سب باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

مکروہاتِ نماز

مکروہاتِ نماز یہ ہیں:

۱۔کوکھ پر ہاتھ رکھنا، ۲۔آستین سے ہاتھ باہر نکالے رکھنا، ۳۔کپڑا سمیٹنا، ۴۔جسم اور کپڑے سے کھیلنا، ۵۔انگلیاں چٹخانا، ۶۔دائیں بائیں گردن موڑنا، ۷۔مرد کو انگڑائی لینا، ۸۔کتے کی طرح بیٹھنا، ۹۔سجدے میں ہاتھ زمین پر بچھانا، ۱۰۔پیٹ کورانوں سے ملانا، ۱۱۔بلا عذر کے چار زانو بیٹھنا، ۱۲۔امام کا محراب کے اندر کھڑے ہونا، ۱۳۔صرف امام یا صرف مقتدیوں کا ایک ہاتھ کی بلندی پر کھڑے ہونا، ۱۴۔صف سے

فہرست مضامین

علاحدہ تنہا کھڑا ہونا، ۱۵۔سامنے یا سر پر تصویر کا موجود ہونا، ۱۶۔تصویر والے کپڑے سے نماز پڑھنا، ۱۷۔مونڈھوں پر چادر یا کوئی کپڑا لٹکانا، ۱۸۔پیشاب پاخانے (کے تقاضے) یا بھوک کے وقت نماز پڑھنا، ۱۹۔سر کھول کر نماز میں کھڑے ہونا، ۲۰۔عالم کے ہوتے ہوئے جاہل کو امام بنانا، ۲۱۔منہ میں روپیہ پیسہ یا کوئی اور ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا، جس کی وجہ سے قراءت کرنے سے مجبور نہ رہے اور اگر قراءت سے مجبوری ہوجائے تو بالکل نماز نہ ہوگی ۔۲۲۔آنکھوں کو بند کرنا مکروہ ہے۔اگر نماز میں دل لگنے کے لیے بند کرے تو مکروہ نہیں ہے۔

نمازِ جنازہ وکفن دفن کے اَحکام

جو شخص قریب الموت ہو، اسے قبلہ رخ کر دیا جائے اور اس کے سامنے کلمہ شریف پڑھا جائے، تاکہ اسے یاد آجائے اور وہ خود پڑھ لے۔اس سے یہ نہ کہنا چاہیے کہ ''کلمہ پڑھو''۔اور اگر وہ ایک مرتبہ پڑھ لے، بس کافی ہے، جب تک دوسرا کلام نہ کرے۔اور سورۂ یٰس اس کے سامنے پڑھی جائے، اور جب روح نکل جائے، تو اس کا منہ اور آنکھیں بند کردی

جائیں، اور اَعضا سیدھے کر دیے جائیں۔ پھر میت کو مسنون طریقے سے غسل دے کر کفنایا جائے۔

مرد کے لیے تین (۳) کپڑے اور عورت کے لیے پانچ (۵) کپڑے کفن کے ہیں: ۱۔قمیص، ۲۔اِزار، ۳۔لفافہ۔ یہ دونوں چادریں ہیں۔ اور عورت کے لیے یہ تین (۳) کپڑے اور ۴۔خمار، جس سے اس کا سر باندھا جائے اور بال چھپ جائیں۔ ۵۔خرقہ یعنی سینہ بند۔ پہلے لفافہ بچھائے، پھر اِزار، اس پر قمیص۔ پہلے میت کو قمیص پہنائے، پھر اِزار کو پہلے بائیں طرف سے لپیٹے، پھر دہنی طرف سے۔ اسی طرح لفافے کو لپیٹے۔ عورت کے بال قمیص کے اوپر دو حصے کر کے دونوں جانب سینے پر ڈال دیں۔ پھر خمار سے باندھ کر چھپا دیں۔ پھر سینہ بند باندھ دیں۔ پھر اِزار ولفافہ اس پر لپیٹیں۔

جنازے کی نماز فرضِ کفایہ ہے۔ اگر کسی مسلمان میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا جائے، تو تمام مسلمان وہاں کے گناہ گار ہوں گے۔ جنازے کی نماز میں چار تکبیریں ہیں۔ پہلی تکبیر کے بعد ثنا، دوسری تکبیر کے بعد درود

شریف، تیسری تکبیر کے بعد دعا، چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے۔ ان تکبیروں میں صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔ پھر باندھے رہے۔ نیت میں چاروں تکبیروں اور خدا کے لیے نماز پڑھنے، حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجنے اور میت کے لیے دعا کرنے کا ارادہ کرے۔

قبر بغلی افضل ہے، جائز دوسری بھی ہے، جسے صندوقی کہتے ہیں۔ قبلہ کی طرف سے میت کو اُتارے۔ (میت کو) اتارنے والا ''بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ'' کہتا جائے۔ قبر میں سر اور کمر کا بند کھول دے اور میت کو قبلہ رخ کر دے۔ پھر قبر کو کچی اینٹوں یا بانس یا تختوں یا پتھر سے بند کر کے سب لوگ تین تین لپ مٹی دیں اور ''مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى'' پڑھتے جائیں۔ قبر کی درستی کے بعد دعائے مغفرت کریں۔

نمازِ جنازہ کی دعا

بالغ مرد و عورت کے جنازے پر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا

فہرست مضامین

وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا. اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ.

نابالغ لڑکے کے جنازے میں تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا.

نابالغ لڑکی کے لیے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً.

اَحکامِ سفر

جو شخص تین منزل کا قصد کر کے گھر سے نکلے، وہ ''مسافر'' سمجھا جاتا ہے۔ اپنی بستی سے نکلتے ہی احکامِ سفر جاری ہو جاتے ہیں۔ چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھنی چاہیے۔ اسے ''قصر'' کہتے ہیں۔ تین منزل سے ۳۶

فہرست مضامین

کوس اور بعض علما کے نزدیک ۴۸ میل مراد ہے۔ پندرہ (۱۵) دن کے قیام پر پوری نماز پڑھنی چاہیے، مگر راستے میں قصر پڑھتا رہے۔

روزے کے اَحکام

سال بھر میں ایک مہینہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں۔ فرض ہونے کی یہ شرطیں ہیں: ۱۔ مسلمان ہونا، ۲۔ بالغ ہونا، ۳۔ حیض ونفاس سے پاک ہونا، مگر حیض اور نفاس سے پاک ہونے کے بعد قضا لازم ہے، ۴۔ نیت روزے کی کرنا، ۵۔ مقیم ہونا، ۶۔ تندرست[۱] ہونا۔

صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور مباشرت سے پرہیز رکھنے کا نام روزہ ہے۔ سحری کھانا مسنون ہے، اور سحری دیر کر کے [صبحِ صادق کے قریب] کھانا اور اِفطار میں بعد غروبِ آفتاب کے جلدی

[۱] ابتدائے اسلام میں بلاعذر روزہ نہ رکھ کر کفارہ دے دینے کی اجازت تھی جو بعد میں منسوخ ہوگئی۔ اب بیماری وغیرہ عذر میں تو قضا ہے، البتہ کسی ایسی بیماری یا بڑھاپا ہو کہ روزہ کی طاقت نہ ابھی ہے اور نہ بعد میں صحت وطاقت کی امید ہے تو روزے کا فدیہ دینا جائز ہے۔

فہرست مضامین

کھانا مستحب ہے۔ اِفطار کھجور یا پانی سے کرنا، لغو بے ہودہ باتوں اور غیبت سے بچنا بھی مستحب ہے۔[ل]

روزے میں کوئی چیز چبانا یا چکھنا، بوسہ لینا، غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، لڑنا مکروہ ہے۔ کھانے پینے، مباشرت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ قصداً منہ بھر قے کرنے سے روزہ قضا رکھنا پڑتا ہے۔ عیدین اور ایامِ تشریق (یعنی ذوالحجہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ) میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ عید الاضحیٰ میں یکم تاریخ سے ۹ تاریخ تک اور محرم کی ۹، ۱۰ کو اور عید الفطر میں (یعنی یکم شوال کے بعد پورے شوال کے مہینے میں) چھ (٦) روزے اور ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں، اور شعبان کی ۱۵ تاریخ کے روزے بہت ثواب کے ہیں۔ اور رمضان میں ۲۰ رکعت تراویح جماعت کے ساتھ ہیں۔

ل اگرچہ خود غیبت و جھوٹ روزہ و غیر روزہ میں متفقہ طور پر گناہِ کبیرہ ہے، یہاں مطلب یہ ہے کہ غیبت کرنے، جھوٹ بولنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن روزے کا پورا ثواب نہیں ملتا اور روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

فہرست مضامین

صدقۂ فطر

ہر مسلمان عاقل، بالغ، صاحبِ نصاب پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اپنی اور اپنی (نابالغ) اولاد اور غلاموں [1] کی طرف سے ادا کرے۔ ہر شخص کی طرف سے پونے دو سیر گیہوں، یا ساڑھے تین سیر جو، کشمش، چھوہارے یا ان کی قیمت دی جائے۔ سیر سے مراد انگریزی روپے کے اسی (۸۰) روپے کے برابر وزن کا سیر ہے۔ ایک شخص کا صدقہ فطر کئی آدمیوں کو یا کئی آدمیوں کا ایک آدمی کو دینا، دونوں باتیں جائز ہیں۔ اگر چاول یا جوار یا باجرہ دیں، تو اس قدر دیں کہ اس کی قیمت پونے دو سیر گیہوں کے برابر ہو یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت کے برابر ہو۔

انتباہ: بی بی اور اپنی بالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں ہے۔ صدقہ فطر نماز سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے۔ صدقہ فطر سید کو یا کسی صاحبِ نصاب کو دینا جائز نہیں۔

---

[1] غلام سے مراد گھریلو ملازمین یعنی تنخواہ دار خادم نہیں، بلکہ وہ افراد ہیں، جو انسان کی ملکیت ہوتے ہیں۔ دنیا میں اب ان کا رواج ختم ہو چکا ہے۔

فہرست مضامین

زکوٰۃ کے مسائل

زکوٰۃ ہر مسلمان، عاقل، بالغ، آزاد، صاحبِ نصاب پر واجب ہے۔ بشرطے کہ نصاب قرض سے فارغ ہو اور مالِ زکوٰۃ پر ایک سال گزر گیا ہو۔ جس کو زکوٰۃ دی جائے، اس کو بطور تملیک کے دی جائے۔ اپنے ماں باپ، دادا دادی اور اپنی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ اسی طرح غنی کو اور سید کو جائز نہیں۔

چاندی کا نصاب

چاندی کا نصاب دو سو (۲۰۰) درہم ہے، جس کے چون (۵۴) تولہ دو (۲) ماشہ ہوتے ہیں۔ یہ قول مشہور ہے اور احتیاط اسی میں ہے۔ تولہ سے مراد انگریزی روپے کا وزن ہے۔ اس کا چالیسواں حصہ ایک تولہ چار (۴) ماشہ دو (۲) رتی زکوٰۃ ہوئی۔ وقس علیٰ هذا! [اس پر قیاس کرتے جاؤ]

سونے کا نصاب

سونے کا نصاب بیس (۲۰) مثقال ہے، جس کے سات (۷) تولہ

فہرست مضامین

آٹھ (۸) ماشہ چار (۴) رتی ہوئے۔ زکوٰۃ دو (۲) ماشہ ڈھائی رتی ہوئی۔ تجارتی مال کی قیمت کا حساب چاندی[1] یا سونے کے ساتھ کیا جائے اور پھر اسی حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے۔

اَحکامِ حج

جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ خانہ کعبہ تک سواری میں آ جا سکے اور گھر والوں کے خرچ کے موافق انہیں دے جائے، اس پر حج فرض ہے، اور اتنی شرطیں ہیں: ا۔ مسلمان ہونا، ۲۔ عاقل، ۳۔ بالغ ہونا، ۴۔ تندرست ہونا، ۵۔ راستے میں امن ہونا، ۶۔ عورت کے واسطے محرم ساتھ ہونا۔

فرائضِ حج

ا۔ اِحرام باندھنا، ۲۔ عرفات میں تھوڑا سا ٹھیرنا، ۳۔ طوافِ زیارت [احرام سے نکلتے ہی کیا جانے والا] ۴۔ ان افعال میں ترتیب کا لحاظ رکھنا۔ واجباتِ حج اور سنن و مستحباتِ حج کا لکھنا اس لیے ترک کیا گیا ہے کہ بوجہ

---

[1] آج کل عملی صورت اور رواج یہی ہے کہ چاندی کے نصاب سے زکوٰۃ کا حساب لگایا جائے۔

فہرست مضامین

کثرت یا گاہے گاہے پیش آنے کے سمجھ میں نہیں آتے اور یاد رکھنا بھی مشکل ہے اور پوری تفصیل کے لیے ایک دفتر درکار ہے۔[۱]

اَحکامِ قربانی

ہر صاحبِ نصاب پر قربانی کرنا واجب ہے۔ بکری یا بھیڑ یا دنبہ ایک شخص کی طرف سے اور گائے[۲] سات (۷) آدمیوں کی طرف سے ہوسکتی ہے۔ قربانی عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد سے بارہویں تاریخ کی (شام سورج غروب ہونے سے پہلے) تک ہوسکتی ہے۔ بکرا بکری ایک سال، گائے دو (۲) سال اور اونٹ پانچ (۵) سال سے کم پر قربانی جائز نہیں۔[۳]

---

۱ جس کے لیے اردو میں دو آسان کتابیں ''زبدۃ المناسک'' اور ''معلم الحجاج'' حج پر جانے سے پہلے کسی عالم سے پڑھ لیں اور حج میں اپنے ساتھ رکھیں۔

۲ گائے کی طرح اونٹ میں بھی سات (۷) ہی حصے ہوتے ہیں۔

۳ قربانی کے جانور کا عیب سے پاک ہونا بھی ضروری ہے۔ جس جانور میں کوئی واضح اور بڑا عیب ہو، جیسے: اندھا یا لنگڑا ہونا، یا سینگ جڑ سے اُکھڑا ہونا، تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں۔

فہرست مضامین

گناہِ کبیرہ

ا۔شرک کرنا،۲۔قتل کرنا،۳۔سود لینا یا دینا،۴۔زنا کرنا،۵۔لواطت کرنا، ۶۔کسی جانور سے بدفعلی کرنا، ۷۔شراب پینا، ۸۔سور کا گوشت کھانا، ۹۔نماز نہ پڑھنا، ۱۰۔روزہ نہ رکھنا، ۱۱۔مال دار ہوکر حج نہ کرنا، ۱۲۔زکوٰۃ نہ دینا،۱۳۔کسی پر بہتان لگانا،۱۴۔جھوٹ بولنا،۱۵۔غیبت کرنا، ۱۶۔جھوٹی گواہی دینا، ۱۷۔یتیم کا مال ناحق کھانا، ۱۸۔ظلم کرنا، ۱۹۔دھوکا دینا، ۲۰۔جہاد سے بھاگ آنا، ۲۱۔جادو کرنا، ۲۲۔گالی دینا، ۲۳۔جوا کھیلنا،۲۴۔ماں باپ اور خاوند کی نافرمانی کرنا، ۲۵۔نجومی کی بات کو سچ سمجھنا، ۲۶۔چوری کرنا، ۲۷۔ڈاکا ڈالنا، ۲۸۔کفار کی رسوم کو پسند کرنا، ۲۹۔حالتِ حیض میں مباشرت کرنا،۳۰۔سودا کم تولنا،۳۱۔تعزیہ داری کرنا، ۳۲۔کسی پیر، فقیر اور جوگی کی قبر پر سجدہ اور طواف کرنا،۳۳۔ان سے مرادیں مانگنا،۳۴۔ان کے نام کی منتیں ماننا،۳۵۔ان کے نام کی چوٹی رکھنا یا کپڑا پہننا، ۳۶۔دیوی دیوتا، سیتلا، مسانی، ماتا، گنگا، بھوانی، سدو، لعل صاحب مولا وغیرہ کی پوجا کرنا، ۳۷۔ان کا تھان یادگار بنانا، ۳۸۔ان کو

فہرست مضامین

نذر، نیاز، بھینٹ چڑھانا، ۳۹۔غمی میں نوحہ اور بین کرنا، ۴۰۔شادی میں دولہا کو سہرا، کنگنا، بُدھی، زرد لباس پہننا، مہندی لگانا، ۴۱۔دلہن کی سَیوَل کرنا، ۴۲۔نامحرموں کے ساتھ چوتھی کھیلنا، ۴۳۔ناچ دیکھنا، ۴۴۔گانا سننا، ۴۵۔پنڈت برہمن سے شادی کی گھڑی پوچھنا، ۴۶۔ان سے پھیرے کروانا، ۴۷۔ہندوؤں کی طرح چوکا دے کر کھانا اور پکانا، ۴۸۔ان کے مشابہ نام رکھنا، ۴۹۔ان کی سی صورت بنانا، ۵۰۔ڈاڑھی منڈانا یا اتنی کترانا کہ ایک مشت سے کم رہ جائے اور ۵۱۔مونچھیں بڑھانا، ۵۲۔مرد کو عورت کے اور عورت کو مرد کے مشابہ صورت بنانا وغیرہ۔

یہ سب گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔اگر بلا توبہ ان گناہوں کا کرنے والا مر گیا، تو دوزخ میں بہ قدرِ گناہ کے عذاب پائے گا اور شرک کرنے والا تو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہے گا۔

صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہیں، مگر کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔حقوق العباد میں حقوق کا ادا کرنا یا معاف کرانا بھی ضروری ہے۔اَعَاذَنَا اللّٰہُ وَ اِیَّاکُمْ مِنْھَا!

فہرست مضامین

باب دوم

ایمان کا بیان

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ م بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ م بِالْقَلْبِ.

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ کی ذات پر، جیسا کہ وہ اپنے اَسما اور صفات کے ساتھ ہے، اور میں نے اُس کے تمام اَحکام کو قبول کیا، زبان سے اقرار کرتا ہوں اور دل سے تصدیق کرتا ہوں۔

ایمانِ مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر اور روزِ قیامت پر اور اس بات پر کہ تمام اچھائی

اور برائی اللہ کے علم اور اندازے کے موافق ہوتی ہے، (اس کو تقدیر کہتے ہیں،) اور موت کے بعد زندہ ہو کر اُٹھنے پر۔

عقائد متعلقہ ذات وصفاتِ[1] باری تعالیٰ

اللہ ایک ہے۔ وہی تمام جہان کا خالق و مالک ہے۔ کوئی اس کا شریک وسہیم نہیں، اور نہ اس کی اولاد ہے نہ کسی سے رشتہ ناتا۔ نہ اس کی اِبتدا ہے نہ اِنتہا۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ رنگ و بو اور جسم اور جسمانی اُمور سے پاک ومنزہ ہے۔ نہ سوتا ہے نہ غافل ہوتا ہے۔ تمام عیوب سے پاک ہے۔ دیکھتا ہے، سنتا ہے[2] اور کام کرتا ہے۔ بے اِنتہا قدرت والا ہے۔

---

[1] ایمان کے لیے باری تعالیٰ کی ان صفات کو صرف جان لینا کافی نہیں، بلکہ ماننا ضروری ہے، تاکہ اس کے مطابق عملی زندگی میں وہ صفات مؤثر ہوں۔

[2] لیکن یہ سب صفات اس کی شان اور اُلوہیت کے مطابق ہیں، مخلوقات کی مانند نہیں۔ مثلاً: اللہ تعالیٰ کی سمع وبصر وغیرہ صفات جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہیں، ان میں کوئی شریک نہیں۔ یہی حال باری تعالیٰ کی صفتِ علم کا ہے کہ وہ اَزلی ہے، ذاتی ہے، غیر محدود ہے، جس میں کوئی مخلوق شریک نہیں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو بہت سارے علوم اور علومِ غیبیہ سے مطلع فرمایا، مگر یہ علم چاہے کتنا ہی زیادہ ہو، یہ عطائی، جزئی اور محدود ہے، اللہ تعالیٰ کے علم کی طرح نہیں۔

عالم کی تمام چھوٹی بڑی مخلوق اس کے حکم کے ماتحت ہے۔ ہماری تندرستی، بیماری، زندگی، موت، رزق اور اولاد، سب اسی کی بخشش ہے، اور اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ ذرّے ذرّے کا اس کو علم ہے۔ کوئی چیز اس سے پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے۔ دلوں کے بھید، دریا کی تہ کی چیزیں، سب اس کے سامنے ہیں۔ جو چاہے وہ کرتا ہے، کوئی اسے روکنے والا نہیں۔ اس کے ارادے اور قدرت سے تمام چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ عالم الغیب صرف اسی کی ذات ہے۔ اس صفت میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ کسی کا زور اس پر نہیں چلتا۔ وہ سب سے اعلیٰ طاقت اور قدرت والا ہے۔ بندوں کی حاجتیں اور مرادیں پوری کرنے کی صرف اسی میں قدرت ہے۔

عقائد متعلقہ رسالت ونبوت

دنیا کی ہدایت کے واسطے خدائے تعالیٰ نے بہت سے نبی اور رسول بھیجے۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور ان کے درمیان میں جس قدر نبی اور رسول آئے، سب برحق ہیں۔ ان کی صحیح تعداد خدا ہی کو معلوم ہے۔

تمام اَنبیا علیہم السلام انسان اور خدا کے بندے تھے۔ ہاں گناہوں بلکہ زَلات (لغزشوں) سے بھی پاک اور برگزیدہ اور خدا کے مقبول تھے۔ ان سب میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام جلیل القدر ہیں، اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اَفضل اور خاتم الانبیاء ہیں[1] آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا، کیوں کہ آپؐ نے شریعت کی تعلیم کامل کردی۔

آپؐ تمام دنیا کے لیے نبی ہیں۔ آپؐ کی بعثت کے بعد بغیر آپؐ پر ایمان لانے کے نجات ناممکن ہے۔ آپؐ کا زندہ معجزہ[2] قرآنِ پاک ہے

---

[1] آپؐ سے محبت رکھنا اور آپؐ کی تعظیم وتکریم کرنا ہر اُمتی پر لازم ہے۔

[2] اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کبھی ایسی خلافِ عادت باتیں ظاہر کرادیتا ہے، جن کے کرنے سے دنیا کے اور لوگ عاجز ہوتے ہیں۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔ ہمارے حضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزاروں معجزے ہیں، جن میں بڑا معجزہ قرآنِ پاک ہے اور معراج شریف بھی بڑا معجزہ ہے، جس میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے ہیں، براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر وہاں سے جہاں تک خدا تعالیٰ کو منظور تھا، وہاں تک تشریف =

فہرست مضامین

اور آپؐ کی پاک سیرت آپؐ کی نبوت پر شاہدِ عادل ہے۔ آپؐ باوجود اُمی ہونے کے خدا کے بعد سب سے زیادہ علم والے تھے، لیکن عالم الغیب نہیں تھے، کیوں کہ علمِ غیب خاص خدا تعالیٰ کی صفت ہے۔ ہاں خدا تعالیٰ نے بہت سی گزشتہ اور آیندہ باتوں کا علم آپؐ کو عطا فرما دیا تھا۔[1]

عقائد متعلقہ ملائکہ

فرشتے ایک لطیف نورانی مخلوق ہیں۔ جسمِ کثیف نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں نظر نہیں آتے۔ نہ مرد ہیں نہ عورت۔ نہ ان میں توالد وتناسل ہے نہ ہمارے جیسی موت انہیں آتی ہے۔ نفسانی خواہشوں اور گناہوں سے پاک ہیں۔ عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے عالم کے کام وانتظام ان کے سپرد کیے ہیں، جنہیں وہ پورا کرتے ہیں۔ ان کا شمار اور تعداد خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

= لے گئے۔ اسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی، اور پھر اپنے مقام پر واپس آ گئے۔ یہی جسمانی معراج معجزہ ہے، ورنہ تو خواب میں کئی دفعہ معراج ہوئی۔

[1] اس کی وضاحت پچھلے حاشیہ میں دیکھیں۔

فہرست مضامین

چار فرشتے ان میں بڑے مرتبے والے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام جو انبیا علیہم السلام کے پاس وحی لاتے تھے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام جو روحیں قبض کرتے ہیں۔ حضرت میکائیل علیہ السلام جو رزق رسانی اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں۔ حضرت اِسرافیل علیہ السلام جو قیامت کے دن صُور پھونکیں گے، جس سے تمام دنیا فنا ہو جائے گی۔ پھر دوبارہ پھونکیں گے، تو سب زندہ ہو جائیں گے۔

عقائد متعلقہ کتبِ آسمانی

خدا تعالیٰ نے اپنے بعض نبیوں اور پیغمبروں کو صحیفے اور کتابیں عطا فرمائی ہیں، جن میں خدا کے وہ اَحکام ہیں، جو مخلوق کی ہدایت کے لیے نازل فرمائے گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر متعدد صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات، حضرت داود علیہ السلام پر زبور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی، لیکن ان کتابوں میں لوگوں نے اَدل بدل کر دیا ہے، اس لیے موجودہ بائبل اصلی اور آسمانی نہیں ہے۔ قرآن مجید ہمارے پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور آج تک اس میں

فہرست مضامین

ایک نقطہ اور ایک حرف کی کمی زیادتی نہیں ہوئی اور نہ آیندہ ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اس کی ایک آیت سے انکار کرنا بھی کفر ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہی اسے نازل کیا اور وہی اس کا محافظ ہے۔ آج بھی اسلامی دنیا میں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں قرآنِ پاک محفوظ ہے۔

عقائد متعلقہ قبر

مرنے کے بعد انسان کو اس کے کفر و ایمان اور اچھے برے اعمال کا بدلہ ضرور ملتا ہے۔ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔ قبر میں منکر نکیر دو فرشتے آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ تیرا ربّ کون ہے، تیرا دین کیا ہے اور محمد ﷺ کون ہیں۔ مردہ اگر مؤمن ہے، تو جواب دیتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں۔ اس کے لیے قبر کشادہ ہو جاتی ہے اور حشر تک آرام سے رہتا ہے، اور اگر مردہ کافر و منافق ہے، تو جواب ٹھیک نہیں دیتا اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہوتا ہے اور پھر قیامت تک عذاب پاتا رہے گا۔

تناسخ یعنی آواگون باطل ہے۔ انسان کسی دوسرے جسم میں جنم نہیں لیتا،

بلکہ اپنے اَعمال کا بدلہ قبر میں پاتا ہے، اور پھر آخرت میں بھی سزا اور عذاب پاتا رہے گا۔ قبر میں عذاب کا ہونا برحق ہے۔ قبر سے مراد یہ زمین کا گڑھا ہی نہیں، بلکہ موت کے بعد آخرت سے پہلے کا زمانہ مراد ہے۔

عقائد متعلقہ قیامت وحشر

قیامت سے پہلے دجال کا نکلنا، حضرت مسیح اور حضرت مہدی علیہما السلام کا تشریف لانا، اور جن چیزوں کی خبر صحیح اور قابلِ استدلال احادیث سے ثابت ہوئی ہے، ان کا واقع ہونا حق ہے۔ اس کے بعد قیامت آئے گی۔ زمین اور آسمان اور ان کی تمام کائنات فنا ہو جائے گی۔ پھر دوبارہ خدائے تعالیٰ زمین و آسمان پیدا کرے گا اور آدمی زندہ کیے جائیں گے۔

خدا کی عدالت قائم ہوگی۔ اعمال کا حساب اور وزن ہوگا۔ پلِ صراط سے سب کو گزرنا ہوگا۔ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ مسلمان گناہ گار سزا بھگتنے کے لیے دوزخ میں جائیں گے۔[1] پھر جنت میں ہمیشہ کے لیے داخل ہوں گے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم گناہ گاروں کی شفاعت کریں گے اور

[1] لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے دوزخ میں بھیجے اور جسے چاہے بغیر دوزخ میں بھیجے معاف کر دے۔

فہرست مضامین

خدا قبول بھی کرے گا۔ نیک بندے بھی بروں کی شفاعت کریں گے۔ بچے بھی شفاعت کریں گے اور شفاعت خدا کی اجازت سے ہوگی۔

معاشرت ومعیشت سے متعلق ضروری تنبیہ

اس ''مرقع'' میں مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ نے اسلامی فقہ کے ایسے عملی مسائل اجمالاً تحریر فرمائے ہیں جو کثیر الوقوع ہیں۔ ہم نے چند اور ضروری مسائل کا حاشیے میں یا بین القوسین اضافہ کر دیا ہے، مگر ان کے علاوہ بہت سے مسائل ایسے ہیں، جو ہر وقت پیش نہیں آتے، ان کا جاننا اور عمل کرنا بھی فرض ہے۔ اسی طرح دین کے دوسرے شعبوں معاشرت ومعیشت کے متعلق بھی حلال حرام اور فرض وواجب کے مسائل ہیں۔ عبادات کے بعد ان پر عمل کرنا اور عمل کے لیے سیکھنا بھی ضروری ہے، کیوں کہ اسلام میں پورے پورے داخل ہونے کا حکم ہے۔ قرآنِ پاک میں حکم ہے:

﴿اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً﴾ [سورۂ بقرہ:۲۰۸]

[اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤ!]

اس کے لیے شروع میں "تعلیم الاسلام"، پھر "بہشتی زیور"، "مالا بد منہ" اور "علم الفقہ" وغیرہ کتب مطالعے میں رکھنی چاہییں، اور علمائے کرام سے پیش آمدہ مسائل کے بارے میں پوچھتے رہنا چاہیے۔

یہاں جو مسائل بیان ہوئے وہ اسلام کے ظاہری اعمال سے متعلق ہیں، لیکن اسلام میں بہت سے باطنی اعمال بھی ہیں، جن میں سے بعض ظاہری اعمال سے بھی زیادہ اہم ہیں، جیسے: ایمان و نفاق، کبر و عجب، تواضع، قناعت، شکر، توکل اور اخلاص وغیرہ۔ ان سب کا علم حاصل کرنا اور ان میں سے اچھی صفات اپنے اندر پیدا کرنا اور بری صفات سے بچنا ضروری ہے، اور یہ بات اللہ والوں کی صحبت میں حاصل ہوتی ہے، جس کا مختصر بیان بزرگوں کی کتابوں سے نقل کیا جاتا ہے، اور اگر اپنی مناسبت کا شیخ نہ مل سکے تو مجالسِ ذکر و درود شریف میں شرکت کرے۔

فہرست مضامین

باب سوم

اِحسان کا بیان

بیہقیٔ وقت اور حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ مجاز حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''مالا بدمنہ'' میں باب ''احسان وتقرب'' کے تحت فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ تمہیں نیک بنائے! یہ سمجھ لو کہ اب تک جو کچھ بیان ہوا (یعنی کتاب ''مالا بدمنہ'' میں کہ اس میں نماز روزہ وغیرہ کے فقہی مسائل درج ہیں)، یہ سب ایمان واسلام اور شریعت کی صورت تھی، اور اس کا مغز اور حقیقت اللہ والوں کی خدمت میں رہ کر تلاش کرنا چاہیے، اور یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ ''حقیقت'' شریعت کے خلاف کوئی چیز ہے، کیوں کہ یہ بات جہالت اور کفر ہے، بلکہ شریعت وطریقت دونوں ایک ہیں، کیوں کہ اللہ والوں کی خدمت میں رہ کر غیر اللہ کے ساتھ جو تعلق ہوتا ہے، قلب اس سے پاک ہو جاتا ہے، اور نفس کے

فہرست مضامین

رذائل دور ہو کر نفس ''نفسِ مطمئنہ'' بن جاتا ہے اور اخلاص پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی شریعت اس کے حق میں بامغز اور حقیقت بن جاتی ہے۔ اس کی نماز اللہ کے نزدیک اور لوگوں کی بہ نسبت اور ہی مرتبہ رکھتی ہے۔ اس کی دو رکعت دوسروں کی ایک لاکھ رکعت سے بہتر ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کا روزہ، اس کا صدقہ، دوسروں کے روزے اور صدقے سے لاکھوں درجے بڑھ جاتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''اگر تم اُحد کے پہاڑ کے برابر سونا اللہ کے راستے میں خرچ کر دو، وہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایک سیر یا آدھ سیر جو کے برابر نہیں ہو سکتا، جو انہوں نے اللہ کے راستہ میں خرچ کیا۔'' یہ مرتبہ ان کو ان کے اخلاص اور قوتِ ایمانی کی وجہ سے حاصل ہوا۔

حضور ﷺ کا نورِ باطن اللہ والوں کے سینوں میں تلاش کرنا چاہیے اور اس نور سے اپنے سینوں کو روشن کرنا چاہیے، تا کہ صحیح فراست کی وجہ سے خیر و شر کا فرق ظاہر ہو جائے۔ ''ولی'' قرآن میں متقی کو فرمایا گیا ہے اور حدیث میں اولیاء اللہ کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ ان کی

فہرست مضامین

صحبت میں اللہ یاد آئے، یعنی ان کی صحبت میں دنیا کی محبت کم ہو جائے اور حق تعالیٰ کی محبت زیادہ ہو جائے۔ (واللہ اَعلم) اور جو شخص متقی نہ ہو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔

کیفیتِ ''احسان اور تقرب'' کی جو تعریف حضرت نے فرمائی ہے، مشہور حدیثِ جبرئیل سے ماخوذ ہے اور باقی مضمون بھی کتاب وسنت میں مذکور ہے، لیکن یہ دائرۂ علم میں داخل ہے۔ اس علم کا حصول اور پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا باطنی نور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے براہِ راست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔ اس کے بعد درجہ بہ درجہ درویشوں کے سینوں سے سینہ بہ سینہ حاصل ہوتا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ بلاواسطہ حصول اور واسطوں کے ساتھ حصول میں بڑا فرق ہے، جیسا کہ ایک مُد جَو صدقہ کرنے والی (مذکورہ بالا) حدیث سے ظاہر ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ ''تفہیماتِ الٰہیہ'' میں احسان یعنی تصوف کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی دعوت دی، ان میں سب سے

فهرست مضامین

مہتم بالشان امور تین (۳) ہیں: ا۔ تصحیح عقائد، جس کا ذمہ علمائے اُمت کے اہلِ اصول نے اٹھایا ہے۔ اللہ جَلَّ شَانُہٗ ان کی مساعی کو قبول فرمائے۔ ۲۔ دوسری چیز اعمال کا صحیح طور پر ادا کرنا اور سنت کے موافق ان سب کو ادا کرنا۔ اس فن کو اُمت کے فقہا نے اپنے ذمے لیا، جن کی کوششوں سے اللہ جَلَّ شَانُہٗ نے بہت سے لوگوں کو ہدایت فرمائی اور گمراہ فرقوں کے اعمال کو راہِ راست پر لائے .... ۳۔ تصحیح اخلاص واحسان، جو اس دین کی اصل ہے .... قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! یہ تیسرا جز شریعت کے مقاصد کا سب سے دقیق فن اور بہت گہرا ہے۔ جملہ شرائع کے مقابلے میں بہ منزلہ روح کے ہے بدن کے مقابلے میں۔ اور اس فن کا تکفُّل (ذمہ) صوفیہ نے کیا ہے کہ انہوں نے خود ہدایت پائی اور دوسروں کو ہدایت فرمائی۔ خود سیراب ہوئے اور دوسروں کو سیراب کیا، اور انتہائی سعادت کے ساتھ کامیاب ہوئے۔ (اکابر کا سلوک واحسان، ص: ۲۳، ۲۴)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہٗ نے ''اَشعۃ اللمعات'' میں تصوف کو

فہرست مضامین

کتاب وسنت کی تشریح سے تعبیر کیا ہے۔ حضرت فرماتے ہیں:

احسان اشارہ ہے اصل تصوف کی طرف، اور تصوف کے جملہ معانی جن کی طرف مشائخِ طریقت اشارہ فرماتے ہیں، اسی طرف راجح ہیں.... اگر چہ علمِ حدیث بالذات ہر چیز پر مقدم ہے، لیکن حقیقت میں تصوف کتاب اللہ اور احادیثِ رسول اللہ ﷺ کی شرح ہے۔ (ایضاً ص:۲۴)

امام ربانی قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہٗ نے سلوک واحسان کی حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

صوفیہ کا علم نام ہے ظاہر و باطن (پوشیدہ) علمِ دین اور قوت یقین کا، اور یہی اعلیٰ علم ہے۔ صوفیہ کی حالت اخلاق کا سنوارنا اور ہمیشہ خدا کی طرف لَو لگائے رکھنا ہے۔ تصوف کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے مزین ہونا اور اپنے ارادے کا چھن جانا ہے، اور بندے کا اللہ تعالیٰ کی رضا میں بالکلیہ مصروف ہو جانا ہے۔ صوفیہ کے اخلاق وہی ہیں، جو جناب رسولِ مقبول ﷺ کا خُلُق ہے، حسبِ فرمانِ خداوندی کہ ''بے شک تم بڑے خُلُق پر پیدا کیے گئے ہو''، اور جو کچھ حدیث

میں آیا ہے، اس پر عمل اخلاقِ صوفیہ میں داخل ہے۔ صوفیہ کے اخلاق کی تفصیل اس طرح ہے: اپنے آپ کو کمتر سمجھنا اور اس کی ضد ہے تکبر۔ مخلوق کے ساتھ تلطُّف کا برتاؤ کرنا اور خلقت کی ایذاؤں کو برداشت کرنا۔ نرمی اور خوش خلقی کا معاملہ کرنا۔ غیظ وغضب کو چھوڑ دینا۔ ہمدردی اور دوسروں کو ترجیح دینا خَلق پر فرطِ شفقت کے ساتھ۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ مخلوق کے حقوق کو اپنے حظِ نفسانی پر مقدم رکھا جائے۔ سخاوت کرنا۔ درگزر اور خطا کا معاف کرنا۔ خندہ روئی اور بشاشتِ جسم۔ سہولت اور نرم پہلو رکھنا۔ تصنع اور تکلف کا چھوڑ دینا۔ خرچ کرنا بلا تنگی اور بغیر اتنی فراخی کے کہ احتیاج لاحق ہو۔ خدا پر بھروسہ رکھنا۔ تھوڑی سی دنیا پر قناعت کرنا۔ پرہیزگاری۔ جنگ وجدل اور عتاب نہ کرنا مگر حق کے ساتھ۔ بغض وکینہ وحسد نہ کرنا۔ عزت وجاہ کا خواہش مند نہ ہونا۔ وعدہ پورا کرنا۔ بردباری۔ دوراندیشی۔ بھائیوں کے ساتھ موافقت اور محبت کرنا۔ اَغیار سے علاحدہ رہنا۔ محسن کی شکرگزاری۔ جاہ کا مسلمانوں کے لیے خرچ

فہرست مضامین

کرنا۔صوفی اخلاق میں اپنا ظاہر و باطن مہذب بنالیتا ہے اور تصوف سارا ادب ہی کا نام ہے۔ بارگاہِ اَحدیت کا ادب یہ ہے کہ ماسوااللہ سے منہ پھیر لیا جائے۔شرم کے مارے اللہ تعالیٰ کے اِجلال و ہیبت کے سبب بدترین معصیت ہے ''تحدیثِ نفس''، یعنی نفس سے باتیں کرنا اور ظلمت کا سبب ہے۔(بحوالہ: تذکرۃ الرشید،ایضاً،۲۷،۲۸)

تصوف کی مزید معلومات کے لیے بزرگوں کی بڑی کتابوں سے ماخوذ آسان رسالے''اکابر کا سلوک و احسان''، ''محبت''، ''فیضِ شیخ''، اور درود شریف اور دعاؤں کے لیے ''مختصر الحزب الاعظم''، اور دینی جذبات بیدار کرنے کے لیے ''تبلیغی نصاب'' مکمل (حصہ اوّل و دوم)، اور ''حیات المسلمین''، اور عملی طور پر خصوصاً جہاں شیخِ کامل کی صحبت نہ ملے، تو مجالس ذکر اور درود شریف جو ہر جگہ قائم ہیں، ان میں شرکت مفید ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ. وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

ملنے کا پتہ

خانقاہ مدنیہ

سی (C) ۳۰۷، گلستانِ جوہر، بلاک ۱، کراچی